

قل انما انا بشر مثلكم وحي

تضمن معجز آئين

Check
1981

یعنی
چند روز

معجز کوشش

1981
CHECKED

در نعت سید البشر صلی الله علیه وسلم

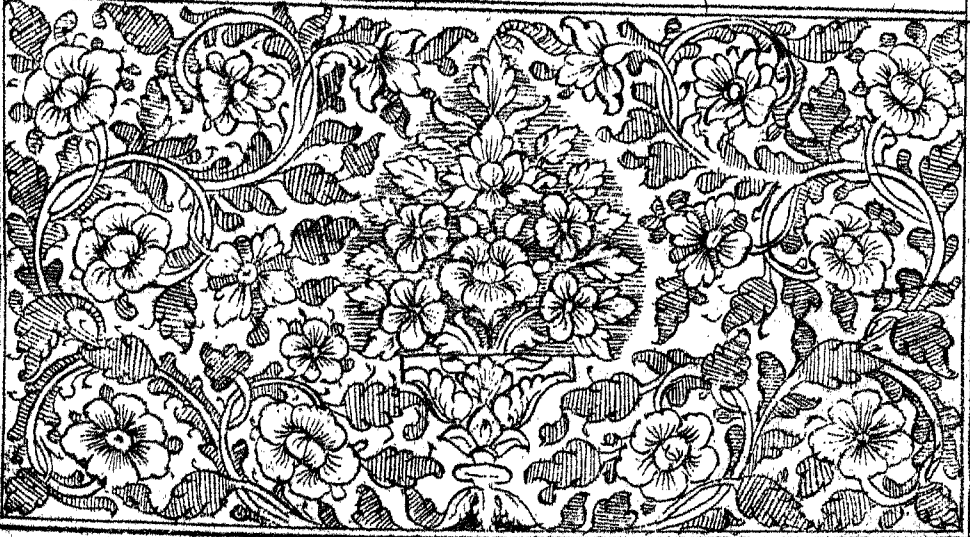
مصنفه جرجش جام عرفان توحیدست باده الیقان تفریدنا صر الاسلام مولوی
محمد شفیع صاحب ناصر امپوری بقصیده حسان ابنہ مولانا مولوی احمد حسن
شوکت میدرو مالک شحمہ ہند میرٹھہ سلمہ اللہ تعالیٰ احسب الارشاد جناب مولانا بافضل
اولنا مولوی محمد حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطبع العلوم میرٹھہ

در مطبع شوکت المطالع شحمہ ہند بایتم کام وازان طبعست
مقام میرٹھہ
مفتون قلمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَثَنًا یَا وَعَنَا الشُّنَّاءُ ثَمَانِیًا وَصَلِّیَّا

پست فطرت مولودیون کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ مجالس میلاد میں مجید پر وجد طاری ہوتے تھے دھڑا دھڑ سینہ کو بیان ہوتی تھیں۔ اعجاز ہو اعجاز کرامات ہو کرامات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اس میں زاپوست ہی پوست ہے مغلزلہ و اجاب کے ایک خاص جلسہ میں برادر مکرم و معتمد و شاعر و زمرن استادنا حضرت حسان الہند مولانا احمد حسن صاحب شوکت اللہ القہار مالک شجہہ ہند میرٹھ ادام اللہ شوارق فیوضہ باز غم کے سامنے چند پست نگاہوں نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعویٰ سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ میں کسی کا کیا منہم ہو جو قلم اٹھا سکے۔ مولانا مختتم الیہ نے گہری سامنے رکھ کر قلم اٹھایا اور ایک گھنٹے کے عرصے میں چالیس شعر اسی زمین اور اسی بحر ہرج مٹھن مضاعف میں بے تکلف لکھ ڈالے۔ حضرت اتنا فرق ہو کہ یہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت میں ڈوبا ہوا ہو اور شہید مرحوم کا کلام محض مولود پرستی میں جکڑا ہوا ہو۔ پس بندہ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر ہوپو کہ (جو مولانا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہو) خیال آیا کہ اس قصیدہ کو خمسہ بناؤں۔ دفعۃً فیضان الہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارمان بل بلایا

اللہ اللہ میں خود حیراں ہوں کہ فیضانِ لہم نیل نے میرے خزانہ و باغ کے کوئی
 گوشے میں یہ نعمت بطور ودیعت رکھی تھی یہ شوقِ دلِ جذبا رادت اور تیرا سنگ در
 جہنہ طاعت میں ہر ہر سجدہ قصاں چاہئے اگرچہ میدانِ نعت بہت وسیع ہو عصا
 چوبِ خشکِ قلم سے جس کا طوطی ہونا محال ہو۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعت کا پورا
 بیان کیا محال ہو سگریہ کا نہایت قوت ہوتی ہو کہ پڑتا ہو اور جذب کا مل ہو تو کا کشتا
 کو اپنا زمینہ بناتا ہو۔ لہذا العونِ عنایتِ الہی و برکتِ اتباعِ سنت و سلوکِ قہر بانِ تعجیب
 و دعویٰ کے ساتھ علی رؤس الأذن والاشہاد کہا جاتا ہو کہ بس اس سے آگے
 خدا کا نام نہ ہو جس کو تابد قیام ہو والسلام علی من اتبع الهدی والصلوة علی محمد ^{المصطفیٰ}
 و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس جمعہ میں دریاے فیضانِ الہی جو شہنشاہ ہوا ہے
 لہذا مومن کو شتر نام رکھا گیا جو ساقی کو شترِ صلح کی نعمت سے مناسبت تا مگر رکھتا ہو۔





اساقیا و جان من ہو نہت افزا پھر من گفت را پھر نشترن پھر فکر بہدوش سخن
 پھر نخل بنتے ہیں وطن پھر سبزہ صحرا کی چین پھر گل کھمکہ کا چلن پھر داغ حشرین
 پھر گل سبیل کی لگن پھر گلشن و ختن پھر نور ہو پر تو فگن پھر متحد و علن
 بدلا ہو پھر دوزخ من عالم ہوا رشاک چین نور سحر پر خندہ زن ہر گل چاک پیرن
 ہیں بند اواب غنم خور سنا باب محن سجدہ میں ہو ہر ماؤ من وقف سپاس فو لمن
 گار اجرت ہو چین میں غنایین نعمہ زن گلشن بنا ایک ایک بن گلستان و زمین شالین
 ہیں طویان شکر شکن ہر نخل ہو منصور فن ہر سرو انا لا خیرین متقابل شر کن
 وقف لطافت روح و تن صرف لطافت ماؤ من دیکھے جو سبیل کی شکن ناتواؤ ہو چین
 کوس ظفر جے ہیں نہ ہر گل نے بدلی ہو چین گل ہو چین میں ضو فگن یا کوئی شمع اند لگن
 ہو سر قمری کا وطن جنت ہو نار نارون وان بلبلین ہیں نعمہ زن جس جاپتھر مرغ و مرغ

ہر چشم بیاچمن ہر جان گھبراچمن ہر دل کو آزارچمن سب عاشق زارچمن
 جاری ہیں انہاچمن خندان ہیں ازہاچمن نازان ہیں اشجارچمن خشان ہیں الوارچمن
 عالم طلبگا رچمن نور خدا نازچمن ہے رشک گل خارچمن ہر خار فدا رچمن
 ہے گرم بازارچمن جنت خریدارچمن نکھت ہوا دارچمن زیت پرستارچمن
 باد صبا یا رچمن زنی یہ ہر کارچمن سے ابرو ستارچمن چون گل بفرق ماؤمن
 ہوا ج پر نیک خستری گلشن خزان ہے بری ہر گل میں ہے صنعت گری لایو غمزداری
 یا شور سحر سامری ہر نخل محو خود سری سبیل کا رنگ انخسری یا سبز ہو کوئی پری
 وہ شورش کبک مہی وہ ماہ کی ضو گستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکر زری
 شمشاد کو بالاتری ہر سرو کو بھی سروری فیضان ابر آوری وقف گلستان پردری
 نقاش قدرت نے بھری ہر گل میں کبھی لبری بازی گری گہدو زری تہ کرکھو خچ کہن
 شب جلوہ ریز طور ہے ظلمات غم مستور ہو صل ہر اک مہجور ہو ساقی بھی خود مخمور ہے
 ہر زخم دل انگور ہی ہر سبزہ زلف حور ہے فوج طرب منصور ہے ہر سمت شور شور ہے
 خاک زمین بلور ہے معجز چین کا نور ہے بنیاکن ہر کور ہے زندون میں یہ مشہور ہے
 جام طرب بھر لوپ ہے رنج و الم کا فور ہے ہر دل خوشی سے چور و غم کا بھی شیشہ پور ہے
 پیرو جان مسرور ہو دل جلوہ گاہ طور ہی پر لک تازی دور ہر بیان حک ہر حرف لہ و لہ

ہے دختِ رز کی آرزو ہے بزمِ سکی جستجو ہے زمینِ جامِ دہو مونی ہرست جاہو
 ہے جوشِ نینِ لائقِ طواجر چاہی ہے کوہِ کونکلا ہے وہ پاکیزہ خوشبکی کہ زلفِ مشکبو
 ہے جلوہ حق ہو مہو آبِ بقا خلقِ کجواے زہدِ کوشِ ترش و باہرِ کلمہ دیکھ تو
 بہنِ لالہ و گل دو بہرِ وہنِ بادۂ وئل روبرو پھیلے ہے سبزہ ہو سو سامانِ عشرت کو کج
 زائد سے گل کی گفتگو منظور اگر ہو آبرو کر حوضِ کوثر میں مضبوطی ساغرِ غفلت شکن
 اگر گلخدا شمع و سنگِ عرفات ناموں و رنگِ یرونی رود و مچنگِ آفتِ شیخ و تنگ
 اسی آتشِ حُرّ و فنگِ دلبرے ربّ رنگِ آبِ ترسایانِ گنگِ بزمِ کمانِ غمزہ و فنگ
 قنہ کا طرِ آفت کا دہنگِ اساقی آغوشِ تنگ کرتا ہو کیونکہ تنگ کرتا ہو کیونکہ تنگ
 ہو عارضِ گل پر پیہنگِ اہد ہو جسکو دیکھ دنگ ہر سرینِ فرشت کی تنگ ہر دینِ عشرت کی تنگ
 دل سے مناکفت کا رنگ ہو عیش کا ہرمت دہنگِ سنام سوار ہو ورنک او چیں سے وخت
 بجز املحِ باغبانِ بادِ بہاری ہے زبانِ گل کی عمارتِ ہروانِ یاجس کا اک کاروان
 وہ جانِ جانِ انس و جانِ وہ آبِ رنگِ قدسیانِ ہونا زہرِ ہر کشتانِ چلتا ہو وہ ہر مروان
 یا رحمتِ حق ہے وہ غارِ رُوحِ جانِ آوازِ حسنِ نہانِ آیا ہو سو بوستان
 آنکھوں نہیں بھولی زعفرانِ ہر دل ہو جنت کا مکانِ ہجر کا ہر گلستانِ ہے اگر کشِ پرین
 یا آتشِ گل کا دہوانِ ہر دلِ تنگِ آسمانِ جدا آشنا شادی کمانِ اہل ہو اسبجِ سخن

آثار رحمت ہیں عیان دیوار و در سے بیگان خوان سبھی دئے یا کہ بند لایا بجان
 گلزار ہے نخل عیان اہو گیا سہر نہان ہے دیرین شہر اذان ہیں برہمن تسبیح خوان
 ہو سہرہ دار اور طائران ہیں نو بہار اور عاشقان ہو شاخ سرو اور قمریان فصل گل و بیدار
 ہے لالہ دار اور گلستان ہو مغز اور آہوان جیسا پتھی یک ان دن سہرہ ہو ہر سو جان
 جیسا پتھارنگ خزان دن ہو ہار جادو دن جو جلد کا ڈھونڈو نشان دیکھو اگر زمین
 ہر زخم دل ہو منڈل روشن ہو گئے آب گل ہو ماہ جن سے منسل غر شید تابان ہو نخل
 ہے ابر رحمت پرند ل اور پائے توبہ کا منزل ہو دوڑیں صہبا محل ہو کون بندوں کا محل
 پیتے ہیں مل پس مل لکیون ہو ساقی منقلستان عرفان کا مضل باگینہ کا محل
 ہو عیش کا ہر سر نہ چل نہشتے سے پر ہو جان و دل کلفت کی چہاتی پر ہو سل بنجر المین محل
 ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہو متحد بد غش و غل گم ہو دوئی کا بان چلن
 توحید کے نقشے جیسے تفرید کے قلم پر ہے تقلید کے پرزے اُسے تنقید کے سکے جے
 تعقید کے عقدے کہلے تجوید کے دریا ہے شخصی تغلید جو کہ تھے عینی موعدہ بنکے
 تشخیص میں خفیہ پٹے تدقیق کے پودے بڑے تحقیق کو ثمر و دگرچین بن کیون دامن بھر
 سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت ہر رسول ہر خودت ہیں ہر شرک کے خویش ہیں ہر کفر
 دیکھو و دیکھو پھر بندتے ملائک کے پرے ہیں آج باغ جان ہے گلچین ہے نمک دوزن

کہ اگر کسی نے
 یہ شعر لکھا
 تو اس کا
 مقصد
 یہ ہے
 کہ
 ہر
 شے
 میں
 کچھ
 کچھ
 ہے

سبزہ اوگا ہوا جابجا ہے چنچہ لہریں تھوڑا اے جہاں اصل علی نور جال کھسرا
 پردہ دوئی کا جو کہ تھاب ہے مجاہد اٹھ گیا خلوت بنی جلوت سرا و حدت بنی کثرت
 برگ و شجر سے برلا آئی نظر شران خلد ہر منہ گلشن کی صدا طہ و یسین و الضحیٰ
 آیا تصور میں مزا صوفی کو بیان تصدیق کا علم حصولی جو کہ تھا علم حضوری نگیا
 ہوتی نہیں یہاں بر ملا صورت میوئی سو جدا جائے خلا ہی یان ملاہیں ایک جسم جان تو
 گلشن سے ہر غم کا ذہول گلچین کے دہن میں ہیں پھول خروشک اندھیلوں سر پر انا غمی
 قابل میں ہر رنگ قبول شامل میں آہنگ شمولان بل ارشنگ فضول سنبل میں ہے ہجر
 ہر دل سے ہر کلفت جہول شہی ہر دلیل پھول پھول اس ہزار انعام فضول جان میں ہے حیرت
 ہوا کیا حال و حصول ہوا کیا اصل و وصولان ایک ہے حال حصول ہوا کیا بعد عرض طول
 بیان ایک ہر فرع و اصول ہوا کیا تزیین نزول ہوا کیا سیل و رسولانی انا ہوا جامن
 ساتی رے مستور دے تلخا بہ مشہور و مشور ابہ انکوردے صہیا جام طور دے
 جو جسم و جانین نور و نور و نور چشم کو روئے سنگ سر مغرور و کر دے خودی جو دور دے
 ہم سے سو ہیں جو ر و حشر کا دلین شور و داد دل بخور دے وہ نرگس مخمور دے
 ساتی جو منصور و مینا کے بھر پور دے وہ حشر تن کی صورت و چشم ست حور دے
 وہ ساغر بلور دے ماہ شب بچور دے وہ کاسہ کا نور و جس سے بیٹھے دلکی جلن

بجئے لگے فرحت کے دم کو غم چون چن خف ملتے ہیں جا صد گوہر سے ازلان سے
 او نور انظار سلف او مہر انوار خلف حک تجھ سے حرف ماعرف موقوف کا دل بیت الشرف
 منکر کا سینہ ہر دم ہو غم کے طوار و کونان مشرک کو پیر یا سب ہر کچل لب پیریا
 آئی گھٹا چارو نظر باند ہی بندوں نے بھی صف آساقی ساعربک کو درست و شگفت
 ہو در در رخ و غم تلف مصو سینہ و دل کا کلف و لکی بڑھا دو اور قف لا باؤہ آتش فگن
 گلشن ہے پھر حبت فضا بلبیل ہے پھر وحدت سرا ہر مہر طوبی نامہ کوہ ہر موسیٰ با
 ہر سرمن نور انما ہر زلیں جویش ہل اتی ہے از ثریا تا ثرے نور یقین جملہ نما
 ہر مدح مدثر و امدوم ساز اعنا ہر نعمت منزہل ادا شبد یوناز الوری
 ہر رنگ بہت مصطفیٰ آہنگ مدح مجتبیٰ سنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا
 یہاں سوجہ زمار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بن گیا ہر شیخ سے ہر برہمن
 جو بن ہے ہر حسن جہاں گلشن ہر پیر دلکش سلان ہر حرم چنبت نشان ہر مہمن باقوت کان
 ہر ہر مہمن کفایت نشان ہر زور پر شوق نہان لیتا ہر دلیں چنگیان ہیں باز ابواب جہان
 ہیں بادہ پیش پیو جوان خمیازہ کش تیر و کان ہر کیمیاور لاسکان ہے ہر زمین بر آسمان
 آیا شہ یوحی مکان ہر صیت می علی الامان جسپر کرین سبوحیان اپنے پرو کنا سا بان
 حاضر ہوں غلمان خیاں صفت بستہ ہوں سب عرشیان و حین سخی آئین بنگیان کچال لال کفن

جس نے ازل و لیل کھلا سزا دیکھ کر کھلا اسرار کا محضر کھلا
 انوار کا دفتر کھلا ابد خشک و تر کھلا الجا و بحر و بر کھلا انعام حق کا در کھلا
 سر یقین کن سر کھلا ہون ہر کا در کھلا بلبل سے گل ہنس کر کھلا عاشق سے ہر دلیہ کھلا
 گلشن میں گنج زر کھلا گنجینہ گوہر کھلا اب خاک کا جوہر کھلا دروازہ خا و کھلا
 اندازہ با و کھلا قفل در و در کھلا مرغ یقین کا پر کھلا دل پر کھلا سرو عین
 ہے نعت احمد جلوه گر ٹھکتے ہیں جو بایک و گرجن و بشیر شمس و قمر برگ و شجر نخل و ثمر
 ذکر سبک و وحی کا گر گوش صبا میں ہو گد سامع بنے ہر گوش کرے نطق معجز کار گر
 جس سے ہوں ناطق سر سبز جزا صم صخر حجرت حقیق کا راہب شرک خفی کا پردہ در
 عارض سے جسکے جلوه گر بران الشق القمر ہو دام کا کل سر سبز شرک و کجیتان الصور
 زگر سے یارب قنظر آیا یہ خطف البطال کہ شہر معجزا شریا حکم بازاع البصر قاتل آشوب بن
 قرطاس ہے نور نظر خامہ اگتا ہو گہر تسلیم میں کھتا ہو سرور شرک کی جانین شرر
 بدعت پہ جلتے ہیں تبرہاں بدعتی زیر و زبر ہے کسکے مقدم کا انگر تار ہو جو کس کی گھر
 دیو عین غول شرہاں ڈھونڈتے اپنا سفر نثار کی ٹوٹی کمر بت گر پڑے ایک ایک پر
 جاتا رہا شرکت کا شر و ہوا گیا وحدت کا در وہ نور چھتا ستر تابان ہوا شام و صبح
 آتشکدہ ہیں سر سبز ہر گہر کے حق میں سقر و اجناد خیر البشر صل علی شرب و طمن

میرزا قوداد
 نے اپنی کتاب
 افق امین میں
 یہ ہوشیاری
 تسلیم کی ہے کہ
 ہندوستان میں
 انگریزوں کی
 حکومت کا
 وجود صرف
 انگریزوں کی
 فوجی قوت
 پر ہی قائم
 ہے۔ اگر ان
 کی فوجیں
 ہٹ جائیں
 تو انگریزوں
 کا ہندوستان
 پر تسلط
 ختم ہو جائے
 گا۔ اس کا
 اندازہ
 ۱۶
 میں نے اپنے
 مضمون میں
 کرتے ہوئے
 کیا ہے۔

نور ہدی سنت ہوئی اوج عکلا سنت ہوئی موج صفا سنت ہوئی فوج خدا سنت ہوئی
 آب بقا سنت ہوئی حق کی لقاسنت ہوئی جس کو طلا سنت ہوئی سخت آزمائنت ہوئی
 بدعت کی جاسنت ہوئی توحید را سنت ہوئی عرفان ناسنت ہوئی ایمان فرائنت ہوئی
 دلکی ضیا سنت ہوئی ظلمت با سنت ہوئی عرش اعتلا سنت ہوئی چرخ ارتقا سنت ہوئی
 مہر اجتبا سنت ہوئی ہال ہاسنت ہوئی واللہ کیا سنت ہوئی کیونچ ش نہون اہل سن
 بسل کے دیکھو چہر صلل کے دیکھو قہقہے سنت کے نقارے کچر وحدت کے زوار و کھلے
 بدعات کے محض پٹے آفات کے لشکر ہے انعام حق گھر گھر بے مومن بڑے کافر گھستے
 بتا کر کے بت کے سر کے عشرت کے ہر سو جگھے غم کے مٹے سب کھٹکھے ندان تھاپیں ٹٹے
 پھل ملنے تسبیح کے ہر سنجہ کے دانے اگے امان موحّد کے ملے سامان مقلد کے مٹے
 ایمان کے جوہر کھلے عرفان کے درواہو سلام کو چھند گڑی و اندھے ہیں منع داؤن و شن
 فصل بہاری ہر عروس کا دوس ہے تاج خروش حبت ہو گل کی پاکوئیں تابان ہیں عرفان کو شہر
 بچے لگے سنت کے کوس توحید مے دل میں کوئیں اہکے ہی دلیں مسوس معدوم و کم ہر عروس
 مہوہم ہی رہے نفوس ہیں آتش غم میں مجوس غلغلہ ناروم و روس ہاشور تا نواز م و طوس
 جھکتے ہیں سجیدین دوس دیکھو شہ کل کا جلوں ہر جہل ہم طبع تنوس صلیتے ہیں عت پر قوس
 قطع چرین نگین لبوس الما بدل فرسوس لالہ بنا ہر سندروس کیون یاس میں ہو یاہمن

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہے دہوم شبنم و شاب میں لوگند و لال میں شام و عرب و انقلاب میں اعجاز میں اعراب میں
 میں رنج و غم کو اب میں عکس میں ہے آب میں یا ہر ضیا مہتاب میں رحمت ہر پہر و تاب میں
 گفت ہر سد باب میں چوٹی زلیخا خواب میں یوسف کے محراب میں شکرانہ آداب میں
 ہے معرفت سلاب میں کیون شک ہر مے کے باب میں کوثر میں ہر آب میں باقی کماں شرب میں
 بت گر پڑے میں زہ ہر مضارب میں ہر ہر کان ہر آب میں خوش ہر تن میں تن
 گلزار ہر کاشانہ ہر ہر زم عشرت خانہ ہر ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوہ جانا ہے
 دل جب کا اک بیانا ہر جان جس کا اک نذرانہ ہر شبنم و مع دیوانہ ہر دیوانہ ہر فرزانہ ہے
 ہر محتسب ندانہ ہر بیان شکن پانیہ ہر آباد ہر ویرانہ ہر زہد اندون بیگانہ ہے
 تسبیح کا جو دانہ ہے کیفیت دل میں جانہ ہے فصل حین افسانہ ہر شمع قلم و روانہ ہے
 گل جو ہر تماشائے ہر بلبل بھی بتیا بانہ ہے باد بہاری شانہ ہر منبل ہر جہد پر شکن
 آیا ہر وہ قدسی نہاد و سپر و حق کا اعتماد جسکی صفت ہر لون صا جس سے ہر دین کا استناد
 محکم ہو سکوات العاد لزان ہر قصر کتب و ہنگامہ مہر و وداد ہے جلوہ آراے مراد
 مسدود ہر راہ فساد و مفقود ہے کفر و عناد و جو ہر ہر عدل و داد مردود ہر ہر تداد
 صلصل سے ہر شمشاد و شاد ہر گل سے ہر آباد و ہر قصر غم پر و فساد و آنا نہیں سب سے یاد
 ہر سو ہر شور و انقیاد ہر دل کو دین سے اتحاد گردنہ ہر قدسی نژاد و منحہ ہر الحسن

ہر گستان نگین لباس ہر عنقہ صرف لامساں نگ حیا کا سب کو پاس ہر چہ پڑ گل کی با
 محکم ہو کا ہوا ساس گلشن ہر گردن و ہر ماسن ترین بنار و مینہ طاس دل سے سوا ندوہ و پاس
 لرزان ہر روح بوفراس خود دست آذرین ہر فاس ہر شے ہر گرم سپاس سے ساقی کوئی کی
 اویزا ہر بہ التماس ہوتا ہی کیون نا حق شناس ہے امر بے راز قیاس مت کر تو منع دور کاس
 عرفان آگاہی اس پاس نریغ و شہر ہر ہے ہر اس فارغ دست جو داس ہے سو آذرارون
 آیا ہر سلطان امم ہر خوش ن سحر کرم ہے گردن افلاک خم سپہ لہو گلزار و قدم
 ثابت ہوا ملک کا عدم گلشن ہر با صحن ارم اضداد ہیں آپس میں جنم ملتے ہیں جذور و مد بہم
 جاتا رہا شرکت کا غم ہیں متحد و بد و حرم ہر الصمد جائے صنم ہو گا ستر قارون و ڈرم
 ہر خاک اگلتی ہر دم ہر گل گل ہر جام جم کیون پیش بینی کا ہونعم ہر زور پر رحمت کا یہم
 دہ جام ساقی و مدبم کرد و ز فکر پیش و کم اکب کو عصیان کا الم ہر لطف حق پر تو فگن
 آیا وہ ہمیشہ و عدیل وہ سایہ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آئینہ حسن جلیل
 رنگ گستان خلیل امت کی بخشش کا فیصل حکا بنا با قال و قل ادنی ساخا دم خبر میل
 آیا وہ کوثر کی سبیل جس سے سر گرم رحیل ہر بدعت شرک نیل ہر جس سے ہر نکر ذلیل
 غارت کی اصافیل ہر دیکھ شرکین نیل سلام کا ترل عجل قلع من فتنہ قلیل
 دار و دیور ہر علیل عرفان حق کا رو نیل فیض احد کا سبیل از شرق تا غرب و کن

۹
 بوفراس ناز
 جلیبت سے
 بوشا ہر ساقی
 کہتے ہیں
 اسکا ناز

رشک جنان گنزا یہ خوش غنڈی باری کھوے ہوئے منتقاہی حسرت کی دلیں غار ہے
 زاہد پیر ہدایا بارہی تھامے ہو گستاہی تو حیدوریا بارہی مومن کا بیڑا پار ہے
 خود منع کو بت سحارہی موی جام سی بیزارہی رہن نقین اقرارہی دفن مین انکار ہے
 ہر سوطر گلکاری ہر رنج و غم فی النار ہے عیش و طرب طیارہی دوزخ کا آزار ہے
 واعیش کا بازار ہے صحن چمن تاتارہی سر سبز ہر کھسار ہے نکھر اچمن بھولاہی بن
 صحن چمن گلگون ہوا سخن سمن افزون ہوا کس گل پیر گل مجنون ہوا جو جام موی سیر دہن ہوا
 جو نعت مین مضمون ہوا حاشا کیا کافسون ہوا ہر شعر وہ منون ہوا جو سپر خدا ہر دہن ہوا
 ہر اہل دل مفتون ہوا ہر یکدہ پرخون ہوا ہر تنگدہ مدفون ہوا عشرت سے پر گردون ہوا
 جو قطرہ تھا جیون ہوا جو ذرہ تھا جیون ہوا سیراب دل محزون ہوا شاد دہل لایمون ہوا
 فضل حق بیچون ہوا لطف خدا مقرر دہن ہوا کل کن مکان ممنون ہوا آیا حبیب ذوالمنن
 وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہم ہو وہ دہ سخن منظوم ہو جسمین گہر مکتوم ہو
 عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غل تاروم ہو ہر لبت فطرت نشوم ہو ہر مدعی مسموم ہو
 ایک ایک حاسد بوم ہو دورا و نگاہ سب مرقوم ہو جان عدو مغوم ہو اس فضی سے محروم ہو
 دشمن کا نغمہ موم ہو ایک ایک شک محدود ہو فیض ابد مقسوم ہو طرز سخن معلوم ہو
 ہر سنگ دل چون موم ہو ہر سنگ ہر اک مجذوم ہو ہر تہ سے وہ موم ہو ہر جا میں سب اہل سخن

وہ جو موتی آبی نسیم ہر جہن جنت کی شمیم ہیں بند ابواب عجم ہیں گدایا اب رحیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پیرتا ہر خوش خوش ہر شیم نازان شفا پر تقیم دل ہر حرم عرفان حرم
 آتا ہے بانا زونیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق غظیم وہ بحر زوار کریم
 وہ گلشن سن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ خزن راز کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جس نے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم مراح جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکیا رنج و تعب حاضر ملک ہوں با ادب ستوج گویاں بکے ب
 ہو مدحت طو و طرب جس سے ہے ظلمت و محج جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہر منتجب
 ہے مدحت قدسی کہ بیان عبا عرفان قصب و جبکا عصیان کلطن بار سفر جبکا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ مین
 اب ہر سر تو زنی نام میں نزدیک ہے تشنہ کام دی ساقیا می بھر کر جام جس سے سطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہر ندے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو جس مجھیں عوام
 وہ جو کہ بور و زقیام کو تر سے دی خیر الانام وہ ساکنیو کا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ مدافع شرک فظلام قرب اسکا دی گراؤن عا یہ جیم تعلیم ہی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن میں ہو مدام خود جیہ حق پھر سلام وین خدا جسکا چلن

جو موتی آبی نسیم ہر جہن جنت کی شمیم ہیں بند ابواب عجم ہیں گدایا اب رحیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پیرتا ہر خوش خوش ہر شیم نازان شفا پر تقیم دل ہر حرم عرفان حرم
 آتا ہے بانا زونیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق غظیم وہ بحر زوار کریم
 وہ گلشن سن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ خزن راز کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جس نے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم مراح جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکیا رنج و تعب حاضر ملک ہوں با ادب ستوج گویاں بکے ب
 ہو مدحت طو و طرب جس سے ہے ظلمت و محج جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہر منتجب
 ہے مدحت قدسی کہ بیان عبا عرفان قصب و جبکا عصیان کلطن بار سفر جبکا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ مین
 اب ہر سر تو زنی نام میں نزدیک ہے تشنہ کام دی ساقیا می بھر کر جام جس سے سطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہر ندے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو جس مجھیں عوام
 وہ جو کہ بور و زقیام کو تر سے دی خیر الانام وہ ساکنیو کا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ مدافع شرک فظلام قرب اسکا دی گراؤن عا یہ جیم تعلیم ہی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن میں ہو مدام خود جیہ حق پھر سلام وین خدا جسکا چلن

آیا وہ منجرِ آفرین وہ منظرِ اسلام دین کو نین کا مسند نشین دارین کا مہر بسین
 وہ صفہ نش برین وہ قبۃ کاخ یقین امید ہر اند و گہن وہ غم ربائے ہر غمین
 وہ راحت جان حزمین مصباح نور ہر چہرین نگ بہار باغ عین قشام شیر و انگبین
 آیا ہو وہ ماہ زمین آیا ہو وہ شاہ گزین جو ہر نائے ماو طین ختم رسالت کا نگین
 وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برج متین وہ گوہر درج شہن دین خدا کا موئن
 تھا چرخ زن چرخ برین پر تو فگن ماہ بسین پیراستہ خلد برین راستہ ال اک حسین
 غلمان تھو سب فرشتہ میں شہ کے قدم بسین تاکہ میں تاپون قد شاہ دین او خاک پر چھین
 حاصل ہوتا نور یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کہیں تھا تا مہین ہو کر اوس ہمتیرین
 جب آئے جبریل میں از حکم رب العالمین با صد شکوہ زین زین بولہ کہ ختم الم سلیمین
 حاضر ہو یہ پردار عین لوں بیٹھو بالا زین ہو جیسے خاتم میں نگین بھروہ بلاق برق فن
 یک نظر ہو کر چلا ہمایہ صرصر چلا فر فر نطاف فر چلا خوشتر سے بھی خوشتر چلا
 وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا فخت کا وہ محضر چلا دل لیکے یاد لبہ چلا
 وہ پشت گردون پر چلا رشتہ پہ یگوہر چلا اعجاز معجز گر چلا یا موجزن کو شر چلا
 جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کرو فر چلا چون مہر از خاور چلا چون گنبد بے در چلا
 چون قلزم اختر چلا مثل مہر از چلا چون سکہ داوڑ چلا وہ دشت اتقصی کا ہرن

۴
 در حکم از شکر اسرار
 در شکر اسرار
 در شکر اسرار

جاتا تھا چون سرچاں چلتا تھا چون نور عیاں بندہ چون صبحِ تان زندہ چون بقیہ طیان
 نازندہ مثلِ دلبران حاضر نظر آبا جہاں گویا کینائب تھا وہاں چون گردشِ چرخ و زمان
 چون دور امکان جہاں بے شش جہت تھا وہ جہاں گذر خدا آسمان مثلِ دعا و عارفان
 تھوڑا سی چپِ عرشیاں اور پیش و پس تھے فوشیاں اور تھوڑی جلوبوینِ خاصگان تھے اسطرح سدا
 اور اوسطِ عیسے ادا و ان پھر آتھے اور لامکانِ بان ہم امکان تھا کجیاں سخنِ طرفِ عن
 شبابِ اشکِ ساکیا نعتِ ہر صل علی کیا مدحِ ہر ای جزا کیا رنگِ ہر ای واہ وا
 کیا ڈھنگِ ہر ای مرجانِ خود فکرِ قدرت آشنا محوِ تماشا بنگیا ہر شعر پر دل ہر دنا
 ہر بندہ ہر توحیدِ ناہر ہر ہر دل کی ضیا یا موزنِ آبِ بقا اے ناصرِ عزنا
 ہر فیضِ نعتِ مصطفیٰ خامہ سے جو دریا بہا ایک ایک شعر بے بہا کان جو اہر بنگیا
 روحِ شہیدِ نوابِ ولی محمد بن بر ملا وہ نظم شوکت لکھنا از ان ہے جسیرِ خود بخن



تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ طبع العلوم
میرٹھ کے نام سپرد کیا گیا ہے کوئی صاحب بولن اجازت مولانا محدث حق قصہ طبع
نہ فرمائیں اور قانونی دار و گیر سے بچیں۔

ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اجناسِ شحنہ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم و نثر کا اوستاد۔ ویسی الشاپر دازی کار فارم۔ ملکی اور اخلاق
معاملات کا جہرل۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید و سنت کا شالچ
کرنے والا شکر و بدعت کا مٹا نیوالا قیمت عام ہر سالانہ معہ محصول ڈاک۔

احمد شکرٹ اڈیٹر و مالک شحنہ ہند میرٹھ